Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۰ ماہ تبوک ۱۳۲۴ھش | ۱۲ شوال ۱۳۶۴ھ | ۲۰ ستمبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۲۰

NATIONAL SAVINGS CERTIFICATES DELIVERY 21 SEP. 45 GURDASPUR

64

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی سے ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کل سے سر میں درد، بخار، پیٹ میں درد اور نزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کو تا حال پیشاب خود بخود نہیں آتا۔ بلکہ نکالا جاتا ہے۔ علم طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۱۹ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو روزانہ ہلکا ہلکا بخار ہو جاتا ہے۔ آج بھی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ ــــ نظارت امور عامہ کیطرف سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو دولمیال کی جماعت کے اختلافات دور کرنے اور اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ احباب دولمیال

خطبۂ عید الفطر

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی عید کی خوشی میں شریک کرنے کی کوشش کرو

جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشی کو اپنی خوشی پر مقدم رکھے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۹ ماہ تبوک ۱۳۲۴ھش مطابق ۹ ستمبر ۱۹۴۵ء بمقام ڈلہوزی

(مرتبہ:۔ مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی زندگی کے ہر فعل کے مختلف نظریے

ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی فعل کو مختلف نظریوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کسی نظریے سے وہ فعل خوشی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور کسی نظریے سے وہ فعل رنج کا موجب ہو جاتا ہے۔ موت ہو، حیات ہو، کامیابی ہو، ناکامی ہو یہ سب کے سب امور ایسے ہیں۔ کہ خواہ وہ دنیا میں بہترین خوشیوں کے نمونے سمجھے جاتے ہوں۔ اور خواہ وہ دنیا میں رنج والم کے نمونے سمجھے جاتے ہوں۔ انسان ان کے متعلق محسوس کر سکتا ہے۔ اور محسوس کروا سکتا ہے۔ ایک واقعہ مشہور ہے کہ بنو عباس کے زمانہ میں ایک بزرگ کو بادشاہ کیطرف سے حکم ملا۔ کہ آپ کو تمام

حکومت اسلامی کا قاضی القضاۃ

مقرر کیا جاتا ہے۔ اسلامی حکومت کا یہ عہدہ انگریزی حکومت کے لحاظ سے لارڈ چانسلر کے برابر ہے۔ اور لارڈ چانسلر کا عہدہ اس قسم کا ہے۔ کہ بعض لحاظ سے اسے وزارت عظمیٰ سے بھی زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ پرائم منسٹر خواہ بیس سال تک کام کرے۔ اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر اس کے لئے کوئی پنشن مقرر نہیں ہے۔ لیکن لارڈ چانسلر خواہ تھوڑا عرصہ کام کرے۔ اسے اس عہدہ سے علیحدہ ہونے پر پانچ ہزار پاؤنڈ سالانہ پنشن دی جاتی ہے۔ جب اس بزرگ کو قاضی القضاۃ مقرر کیا گیا۔ تو ان کے چند دوست انہیں مبارک دینے کے لئے گئے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے دوست کو بہت بڑا عہدہ دیا گیا ہے۔ ساری جوڈیشری ان کے ماتحت

کر دی گئی ہے۔ اور ساری حکومت اسلامیہ کے آپ قاضی القضاۃ مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کے نقطۂ نگاہ سے یہ

بڑی خوشی کی بات

تھی۔ وہ اپنے دوست پر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ ہم بھی آپ کی خوشی میں شریک ہیں۔ ان کو مبارک دینے کے لئے گئے۔ جب وہاں پہنچے۔ تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ اور سخت گھبراہٹ کے آثار ان کے چہرہ پر نمایاں ہیں۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ آپ کیوں رو رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی بتایا۔ کہ ہم تو اس خوشی کی خبر پر مبارکباد عرض کرنے کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ کہ آپ کو یہ بات خوشی کا باعث معلوم ہوتی ہے۔ اور آپ اسے مبارکباد کے قابل سمجھتے ہیں۔ مگر مجھے یہ

بہت بڑی مصیبت

نظر آتی ہے۔ کیونکہ مجھے سارے عالم اسلامی کے فیصلے کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے فرض کرو میرے پاس دو شخص جھگڑا لے کر آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اس شخص نے مجھ سے روپیہ لیا تھا لیکن اب واپس نہیں کرتا۔ دوسرا شخص کہتا ہے کہ میں نے اس سے روپیہ لیا ہی نہیں۔ اور ہر ایک ان میں سے ثبوت پیش کرتا ہے اب ان دونوں کو معلوم ہے کہ حقیقت کیا ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ میں نے اسے روپیہ دیا ہے۔ وہ جانتا ہے۔ کہ اس نے دیا ہے یا نہیں۔ اور جو کہتا ہے کہ میں نے

لیا ہی نہیں۔ وہ بھی جانتا ہے۔ کہ اس نے لیا ہے یا نہیں؟ مگر مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں کون حق پر ہے۔ اور کون ناحق پر۔ گویا

دو بیناؤں کی راہنمائی کے لئے ایک نابینا

شخص مقرر کر دیا گیا ہے۔ ایسے جھگڑے ہر روز میرے سامنے پیش ہوں گے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ میں غلط فیصلہ کروں۔ اور ان غلط فیصلوں کی اللہ تعالیٰ کے حضور مجھ سے جواب طلبی ہو۔ پس مجھ سے بڑھ کر اور کون قابل رحم ہوگا۔ اسی نقطۂ نگاہ کے ماتحت

حضرت امام ابوحنیفہؒ

نے قاضی کا عہدہ جو حکومت کی طرف سے پیش کیا گیا تھا لینے سے انکار کر دیا۔ حکومت ان کے انکار کی وجہ سے سخت ناراض ہوئی۔ حتیٰ کہ ان کو سزا بھی دی گئی۔ لیکن انہوں نے کہا کہ اس عہدہ کی ذمہ واریوں کے ادا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں۔ اور میں اپنے آپ کو اس عہدہ کے قابل نہیں پاتا۔ یہی وہ عہدے ہیں جن کے لئے لوگ بے انتہا کوششیں کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو

دنیوی اعزاز کے خواہاں

ہوتے۔ ایسے عہدوں کو بڑا سمجھتے ہیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریق اختیار کرتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو اس دنیوی زندگی پر اخروی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے سپرد جب کوئی اہم کام کیا جائے۔ تو وہ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے بجائے خوش ہونے کے گھبرا جاتے ہیں۔ کہ ہم اس کو کما حقہ ادا کر سکینگے یا نہیں۔ اور ڈرتے ہیں۔ کہ ایسا نہ ہو کہ کسی کوتاہی کی وجہ سے

ہم خدا تعالیٰ کے مجرم

ٹھہریں۔ تو نقطہ نگاہ کے بدلنے سے احساسات کی ماہیت بدل جاتی ہے۔ ایسے ہی ایک اور نقطہ نگاہ ہے۔ اور وہ ایک تاریخی واقعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب اسلام کو فتوحات حاصل ہوئیں۔ اور غیر ملکوں کا تمدن عرب میں داخل ہونا شروع ہوا۔ اس وقت عرب میں یا تو ایسی چکیاں تھیں جن کے ذریعے موٹا موٹا آٹا پیسا جاتا تھا۔ یا غریب لوگ پتھروں پر گندم کو کوٹ کر آٹا نکال لیتے تھے۔ صحابہؓ چونکہ کفار کے تختہ مشق بنے رہے تھے۔ جائدادیں چھوڑ چکے تھے۔ گھروں سے بے گھر ہو گئے تھے۔ اُن کے پاس بھلا چکیاں کہاں

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں

جو آٹا پکا کرتا تھا وہ بھی بہت موٹا ہوتا تھا جب مدینے میں ہوائی چکیاں لگیں۔ اور میدے کی طرح کا آٹا پسنا شروع ہوا۔ تو حضرت عمرؓ نے حکم دیا۔ کہ پہلا آٹا جو ان چکیوں سے پیسا جائے وہ حضرت عائشہؓ کو بھجوایا جائے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ادب و احترام کے پیش نظر سب سے پہلا آٹا حضرت عائشہؓ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جب وہ آٹا حضرت عائشہؓ کے گھر میں آیا۔ تو حضرت عائشہؓ نے اس کے پھلکے پکانے کے لئے کسی خادمہ کو کہا اس وقت باریک آٹا مدینہ کے لوگوں کے لئے عجیب چیز تھی۔ ان کے خواب وخیال میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ کہ گندم کے اندر سے اس قسم کا باریک آٹا نکل سکتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے گھر میں مدینہ کی عورتوں کا ہجوم ہو گیا۔ عورتیں پھلکوں کو ہاتھوں میں لے کر ٹٹولتیں۔ اور کہتیں کیسے نرم ہیں۔ آج ہمارے زمانے میں تو باریک آٹا پیسنے کی بڑی بڑی مشینیں لگ گئی ہیں اس لئے ہم ان باتوں کا پوری طرح قیاس نہیں کر سکتے۔ مگر ان کے لئے یہ نئی بات تھی۔ آخر حضرت عائشہؓ کے کھانے کا وقت آیا۔ حضرت عائشہؓ نے لقمہ توڑا۔ اور مُنہ میں ڈالا۔ مگر آپ نگل نہ سکیں۔ منہ میں ڈالتے ہی

آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے

تمام عورتیں حیران تھیں۔ کہ اتنا نرم آٹا ہے۔ اور ان کے حلق میں پھنسا ہوا ہے۔ اور اسے نگل نہیں سکتیں۔ انھوں نے کہا بی بی۔ یہ تو بڑا نرم آٹا ہے۔ آپ کے گلے میں کیوں پھنس رہا ہے۔ کیا بات ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا ہاں گلے میں پھنس رہا ہے۔ اس لئے کہ یہ لقمہ ڈالتے ہی میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی بڑھاپے کی عمر میں بھی پتھروں پر کوٹ کر آٹا نکال کر دیا کرتے تھے۔ حالانکہ بڑھاپے میں انسان کے دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ اور آج یہ ہوائی چکیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں اور آپ کی دعاؤں کے نتیجہ میں آئی ہیں۔ ہم ان سے پسے ہوئے باریک آٹے کی روٹیاں کھا رہے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گزر چکے ہیں۔ اس لئے یہ آٹا میرے گلے میں پھنستا ہے۔ اس خیال سے کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل

ہمیں یہ نعمتیں ملیں۔ لیکن آپؐ ان میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہیں۔ تو وہی نرم آٹا جس کی حضرت عمرؓ نے قدر کی۔ اور فرمایا۔ کہ پہلا آٹا حضرت عائشہؓ کو بھیجا جائے۔ وہی نرم آٹا جس کی مدینے کی عورتوں نے قدر کی اور اسے ٹٹولنے کے لئے اپنے گھروں سے چل کر گئیں۔ وہی نرم آٹا۔ حضرت عائشہؓ کے گلے میں پھنس رہا تھا۔ ان عورتوں نے نرم میدے کو میدے کی صورت میں دیکھا۔ مگر حضرت عائشہؓ نے اس میدے کو اس نظر سے دیکھا کہ جس کے حق کی چیز تھی۔ وہ اس کے چلے جانے کے بعد پہنچی ہے۔ ایک نقطہ نگاہ نے مدینے کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑا دی مگر دوسرے نقطہ نگاہ نے حضرت عائشہؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری کر دیئے۔ یہی نقطہ نگاہ عید کے متعلق بھی ہو سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ہر قوم کے لئے کچھ خوشی کے دن

ہوتے ہیں۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ نے عید کا دن خوشی کا دن مقرر کیا ہے۔ لیکن آج ہمارے لئے بلکہ ہر مومن کے لئے وہ خوشی کا دن نہیں رہا۔ میں نے حضرت عائشہؓ کی مثال آپ لوگوں کو سنائی ہے۔ جس طرح میدے کی روٹی نے حضرت عائشہؓ کے دل میں یہ خواہش پیدا کر دی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ شریک ہوتے اسی طرح ہر شخص

اپنے پیارے کو اپنی خوشی میں شریک کرنا

چاہتا ہے۔ ہم بچوں کو دیکھتے ہیں۔ وہ عجیب مضحکہ خیز کھیلیں کھیلتے ہیں۔ اور اپنے ابا اور اماں کو پکڑ پکڑ کر کھینچتے ہیں۔ کہ وہ بھی ان کی کھیل میں شریک ہوں۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ کھیل بہت مزے کی چیز ہے۔ یا جب ماں باپ بچوں کو (sweets مٹھائی) چوچو بیر لا کر دیتے ہیں۔ تو بچے اسے چاٹتے چاٹتے ماں کے پاس چلے جاتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اسے اپنی ماں کی زبان پر بھی چھوئیں۔ اور ان کی ماں بھی ان کے اس مزے میں شریک ہو۔ بعض مائیں جو زیادہ نظافت پسند ہوتی ہیں وہ کراہت کرتی ہیں۔ کہ بچے کے منہ سے نکلی ہوئی چیز اپنے مُنہ میں ڈالیں۔ لیکن بعض مائیں بچوں کی محبت کی زیادتی کی وجہ سے نظافت کا خیال چھوڑ کر اپنی زبان باہر نکال دیتی ہیں۔ تو بچہ اس پر مٹھائی رکھ دیتا ہے۔ اور پھر بہت خوش ہوتا ہے۔ کہ اس نے اپنی ماں کو بھی اپنی مٹھائی میں شامل کر لیا۔ تو یہ ایک طبعی جذبہ ہوتا ہے۔ کہ انسان اپنے آرام اور خوشی میں اپنے پیاروں کو بھی شامل کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ شامل نہ ہوں یا نہ ہو سکیں تو اسے تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے۔ ع

خاک ایسی زندگی پر ہم کہیں اور تم کہیں

یعنی گو میں زندہ تو ہوں۔ لیکن چونکہ تم میری زندگی میں شریک نہیں۔ اس لئے زندگی کا کوئی لطف نہیں۔ جب زندگی کے عام ایام میں

اپنے محبوب کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے

یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ زندگی بے کیف ہو جاتی ہے۔ تو خوشی کے دنوں میں یا عید کے موقع پر کیوں بے چینی کی حالت پیدا نہ ہو۔ میں نے بیسیوں ماؤں کو دیکھا ہے۔ کہ وہ ایسے موقعوں پر کھاتی بھی جاتی ہیں۔ اور ساتھ آہیں بھی بھرتی جاتی ہیں۔ اُن کے بچے کسی کالج میں پڑھتے ہیں۔ یا کسی ملازمت میں ہوتے ہیں۔ تو مائیں گھر بیٹھے کہتی رہتی ہیں۔ پتہ نہیں میرے بچے کو آج یہ چیز ملی ہے یا نہیں۔ وہ معمولی سے معمولی چیز بھی کھائیں۔ تو اس کے متعلق بھی یہ کہتی جائینگی کہ پتہ نہیں میرے بچے کو یہ چیز ملی ہے۔ یا نہیں۔ سویاں بھی بھلا کوئی بڑی چیز ہیں۔ معمولی معمولی آدمی بھی عید کے دن سویاں پکا لیتے ہیں۔ لیکن مائیں سویاں کھاتی جاتی ہیں۔ اور کہتی جاتی ہیں۔ پتہ نہیں کہ میرے بچے کو سویاں ملی ہیں یا نہیں۔ پتہ نہیں۔ آج میرے بچے نے کیا کھایا ہوگا۔ وہ اس معمولی سی چیز میں بھی اپنے بچے کو شریک کرنا چاہتی ہیں۔ تو

ایک سچا مومن

جس کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق اور آپؐ کی محبت ہو۔ اس کے لئے بھی یہ ممکن نہیں کہ اسے آرام اور راحت کی گھڑیوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یاد نہ آئیں۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہو۔ کہ آپؐ بھی اس کی خوشی اور اس کے آرام میں شریک ہوتے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات ایسے نہیں کہ وہ حضرت عائشہؓ تک ہی ختم ہو جائیں۔ اور نہ ہی آپؐ کے احسانات ایسے ہیں۔ کہ وہ صحابہؓ تک ہی محدود ہوں۔ بلکہ آپؐ کے احسانات ہم پر بھی ویسے ہی ہیں۔ جیسے صحابہؓ پر تھے۔ بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ جو پہلی نسل کے باپ اور دوسری کے دادا اور تیسری کے پڑدادا بن جاتے ہیں لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ جو ہمیشہ باپ ہی رہتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود

ایسا ہے۔ جو دادا پڑدادا بن ہی نہیں سکتا۔ بلکہ آپ ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے باپ ہیں۔ اور وہ شخص جس کے دل میں سچا ایمان ہے۔ وہ آپؐ کو اپنا باپ ہی سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کے ماتحت آپؐ کی ہر حالت کو نمایاں کر دیا ہے۔

ایسا نمایاں کہ ہمیں اپنے گھر کے حالات معلوم نہ ہوں۔ تو یہ ممکن ہے۔ ہمیں اپنے بہن بھائیوں کے حالات کا علم نہ ہو۔ تو یہ ممکن ہے لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ کوئی شخص قرآن وحدیث پڑھتا ہو۔ اور اس پر آپؐ کے حالات مخفی ہوں۔ صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر حرکت کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ گویا آپؐ کے روحانی وجود کو ظاہرو باہر کر دیا ہے۔ یعنی آپؐ کی کوئی چیز بھی لوگوں سے مخفی نہیں۔ آپؐ کا کھانا آپؐ کا پینا آپؐ کا بولنا۔ آپؐ کا سونا۔ آپؐ کا جاگنا آپؐ کا چلنا۔ آپؐ کا بیٹھنا۔ آپؐ کا یتیموں اور غریبوں سے ہمدردی کرنا۔ آپؐ کا بیوگان کی خبر گیری کرنا۔ آپؐ کا فیصلے کرنا۔ آپؐ کا اپنوں سے سلوک۔ آپؐ کا بیگانوں سے سلوک آپؐ کا بیویوں سے سلوک۔ آپؐ کا ہمسایوں سے سلوک۔ الغرض کوئی چیز ایسی نہیں جو پردہ میں ہو آپؐ کا وجود دنیا کے سامنے ظاہرو باہر ہے۔ اور دنیا کی نظروں سے کبھی بھی اوجھل نہیں ہو سکتا۔ پس

آپؐ کا وجود دنیا کے لئے بطور باپ کے ہے

اور انسان کی نظر سے اس کا باپ کبھی اوجھل نہیں ہوتا۔ ہاں دادا پڑدادا کا وجود اوجھل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ احسانات جو اس کے دادا نے اسکے باپ پر کئے۔ وہ اس کی نظر سے اوجھل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی پڑدادا کا وجود بھی نظر سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے پڑدادا نے جو احسانات اس کے دادا پر کئے تھے۔ وہ پس پردہ جا چکے ہوتے ہیں ورنہ خون تو ایک ہی ہے۔ اگر پڑدادا نہ ہوتا تو دادا کا وجود دنیا میں کس طرح پیدا ہو سکتا تھا۔ اگر دادا نہ ہوتا۔ تو اس کا باپ عالم وجود میں نہیں آسکتا تھا۔ دادا نے ہی اس کے باپ کو کمائی کے قابل بنایا۔ دادا کے احسان کے بغیر اس کے ماں باپ اس پر احسان کر ہی نہیں سکتے تھے۔ لیکن دادا اور پڑدادا کے احسانات پس پردہ چلے جانے کی وجہ سے اکثر لوگ دادا اور پڑدادا کو بھول جاتے ہیں۔ مَیں نے بہت سے لوگوں سے ان کے پڑدادا کا نام پوچھا تو نوّے فیصدی لوگوں نے یہ جواب دیا۔ کہ ہمیں پتہ نہیں۔ اور میرے خیال میں

نوّے فی صدی سے زیادہ ایسے لوگ ہونگے جو اپنے پڑدادا کے باپ کا نام نہیں جانتے ہوں گے۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا وجود ایسا ہے۔ جو دادا پڑدادا بن ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ آپؐ کی شفقتیں آپؐ کی مہربانیاں۔ آپؐ کے احسانات ایسے ہیں جو ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں۔ اور آپؐ کی ذات کو ہماری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہونے دیتے۔ اس لئے آپؐ ہمیشہ ہمیش

باپ کی حیثیت میں

ہی رہیں گے۔ ایک بیٹا جب اپنے باپ کے لئے یہ انتہائی طور پر خواہش رکھتا ہے۔ کہ اس کا باپ اس کی خوشی اور راحت میں شریک ہو۔ تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ ایک سچے مومن کے دل میں یہ خواہش پیدا نہ ہو کہ کاش آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اس کی خوشی میں شریک ہوتے بلکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ

ہر سچا مومن

تمام خوشیوں اور راحتوں کے وقت اپنے اندر ایک شدید خواہش پاتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی میری ان خوشیوں اور راحتوں میں میرے ساتھ شریک ہوں۔ جو مٹھائیاں والدین اپنے بچے کو لا کر دیتے ہیں۔ وہ ان میں اپنے والدین کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ یا جب کھیلتا ہے تو اپنی کھیلوں میں اپنے ماں باپ کو شامل کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ فطرت سے مجبور ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ بڑا ہو جاتا ہے۔ تو اس کی خواہش میں معقولیت کا رنگ آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ ان باتوں میں اپنے ماں باپ کو شریک کرنا چاہتا ہے۔ جو ان کے مناسب حال ہوتی ہیں۔ تو کیا کوئی عقلمند مسلمان اس بات سے مطمئن ہو سکتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ساتھ سویاں کھانے یا چائے پینے میں شریک ہوں۔ کیا کسی عقلمند مسلمان کا دل اس بات سے تسلی پا سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوں۔ اور میں ایک ٹوسٹ پر مکھن لگا کر آپؐ کو دوں۔ یا پراٹھا آپؐ کو کھلاؤں۔ یا انڈے ابال کر آپؐ کو دوں۔ یا پڈنگ (Padding)

یا پارج (Porridge) یا اور جو چیزیں آسودہ حال گھروں میں پکتی ہیں۔ آپؐ کے سامنے رکھوں۔ کیا کوئی عقل مند انسان یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے ساتھ ان چیزوں میں شریک ہو جائیں گے۔ ان چیزوں میں تو وہ شامل ہوگا۔ جسے ان کی قدر ہوگی۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تو اپنی زندگی میں ہی یہ سب چیزیں غیروں کو دے دیں۔ جب مکہ فتح ہوا۔ تو

کتنا دردناک فقرہ

ہے۔ جو آپؐ نے کہا۔ اس فقرہ سے اس قربانی کا پتہ لگتا ہے۔ جو آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے کی۔ مکہ فتح ہوا۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کہاں ٹھہریں گے۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا۔ کیا ہمارے رشتہ داروں نے کوئی مکان ہمارے لئے باقی چھوڑا ہے۔ کہ اس میں ٹھہریں۔ انسان جب

اپنے وطن میں

جاتا ہے۔ تو اس کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے۔ کہ وہ ان گھروں میں ٹھہرے۔ جہاں اس نے بچپن گزارا ہے۔ ان مکانوں میں ٹھہرے جن کے آگے کی گلیوں میں وہ سارا دن اپنے ہمجولیوں کے ساتھ کھیلا کرتا تھا۔ ان کمروں میں بیٹھے۔ جہاں اس کے نوجوان دوست اس کے ساتھ بیٹھ کر خوش طبعی کیا کرتے تھے۔ ان کمروں کو دیکھے۔ جن میں اس کے ماں باپ چچا۔ چچی۔ یا دوسرے رشتہ دار اس کے سر پر

محبت وشفقت

کا ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ پھر تم اس شخص کے متعلق قیاس کرو۔ جس کو اس کے شہر سے نکال دیا گیا ہو۔ اور اس کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہو۔ کہ وہ آؤٹ لا (Out-law) ہے۔ اور اسے اجازت نہیں۔ کہ وہ آئندہ کبھی اس شہر میں داخل ہو۔ اور اسے اس کے مکانوں سے اور اس کی جائداد سے

کلّی طور پر محروم

کر دیا گیا ہو۔ اور ان سارے جذبات کے پورا کرنے سے جو انسان کے دل میں وطن

میں آکر پیدا ہوتے ہیں قانوناً روک دیا گیا ہو۔ اسے ان جگہوں میں ٹھہرنے سے روکا گیا ہو۔ جہاں اس کی ماں کا محبت بھرا ہاتھ اس کے سر پر پھرا کرتا تھا۔ اور جہاں وہ اپنے دادا کی گود میں بیٹھا کرتا تھا۔ اور اس کے متعلق یہ اعلان کر دیا گیا ہو۔ کہ اب وہ ان کمروں میں نہیں ٹھہر سکتا۔ جہاں اس کی

قربانی کرنے والی بیوی

خدیجہؓ رہا کرتی تھی۔ جہاں اس کے بچے پیدا ہوئے۔ اور جہاں اس کے پاس دوستوں کا جمگھٹ رہا کرتا تھا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی حالات پیدا کر دیئے۔ اور وہ ایک

فاتح کی حیثیت میں

مکہ میں داخل ہوا۔ کتنی شدید خواہش ہوگی۔ جو اس کے دل میں پیدا ہوتی ہوگی کہ آج میں ان گھروں میں جاؤں۔ اور ان میں ٹھہروں۔ عام حالات میں یہ خواہش کتنی شدید ہوتی ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے محبت کرنے والے انسان کے دل میں تو یہ خواہش اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ پیدا ہوتی ہوگی۔ آپؐ کو بھی اپنا شہر پیارا تھا۔ آپؐ کو بھی اپنی والدہ پیاری تھی۔ آپؐ کو بھی اپنی بیوی پیاری تھی۔ مگر آپؐ جگہوں کو دیکھ نہیں سکتے تھے۔ جہاں آپؐ ان سے پیار کی باتیں کیا کرتے تھے۔ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ انبیاء ان جذبات سے جو دوسرے لوگوں میں ہوتے ہیں۔ عاری ہوتے ہیں۔ ان کا یہ خیال حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔

انبیاء کے جذبات

ہم سے زیادہ لطیف ہوتے ہیں۔ اور وہ ہم سے بہت زیادہ احساس کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بلکہ ان کے جذبات اور زیادہ ابھر آتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپؐ فتح مکہ کے موقعہ پر

اپنی والدہ کی قبر پر

تشریف لے گئے۔ اور اتنی لمبی دُعا کی۔ کہ صحابہؓ کہتے ہیں ہم نے آپؐ کو اتنی لمبی دعا کرتے کبھی نہیں دیکھا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

Digitized By Khilafat Library Rabwah

پھر کہتے ہیں بکیٰ بکاءً شدیداً وبکیٰ۔ کہ آپؐ اتنا روئے کہ ہم نے کبھی آپؐ کو اتنا روتے نہیں دیکھا۔ پھر وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ کہ سارے صحابہؓ بھی رونے لگ گئے اور کوئی شخص ایسا نہ تھا۔ جس کی آنکھوں سے آنسو نہ جاری ہوں۔ حالانکہ جو جذبات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے وہ صحابہؓ کے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ آپؐ کی والدہ کی قبر تھی۔ لیکن آپؐ اس شدت سے روئے۔ کہ صحابہؓ پر بھی آپؐ کے رونے کا اثر ہو گیا۔ اور وہ بھی رونے لگ گئے۔ پس نہیں کہہ سکتے۔ کہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات

ہماری طرح کے نہ تھے۔ آپؐ کے دل میں بھی خواہش پیدا ہوتی ہوگی۔ جب صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہؐ آپؐ کہاں ٹھہریں گے۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا ہمارے رشتہ داروں نے ہمارے لئے کوئی مکان چھوڑا ہے۔ کہ ہم اس میں ٹھہریں نہ صرف مکہ والوں نے آپؐ کو مکہ سے نکالا بلکہ آپؐ کے رشتہ داروں نے وہ مکان توڑ پھوڑ ڈالے۔ اور انہیں فروخت کر دیا۔ اور اس تھوڑی سی لذت سے بھی محروم کر دیا جو انسان اپنے ہمجولیوں سے محروم ہو کر اپنے مکانوں اور اپنے رہنے کے کمروں کو دیکھ کر اٹھا سکتا ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چیزیں بھی چھوڑ دی تھیں۔ تو ہمارا یہ خواہش کرنا کہ آپؐ ہماری چائے میں شامل ہوں یا ہمارے کیکوں میں شامل ہوں۔ بچپن کی خواہش ہوگی۔ آپؐ ان عیدوں میں تو ہمارے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ہم

اسلام کے لئے حقیقی عید

پیدا کر دیں۔ اور اسلام کی حکومت ظاہر و باطن پر قائم کر دیں تو یہ وہ عید ہے۔ کہ جس میں آپؐ ہمارے ساتھ شریک ہو سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ عیدیں اس لئے آتی ہیں۔ تاکہ مومنوں کو ان سے بڑی عیدوں کی طرف متوجہ کریں۔ جیسے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی بندوں کو نعمتیں دیتا ہے۔ اس لئے تا ان کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اگلے جہاں میں اس سے بڑی نعمتیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دنیا میں تشریف لانے کی غرض

یہی تھی کہ اسی تعلیم اور اسی شریعت کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے دلوں اور جسموں پر قائم کیا جائے۔ دلوں پر قائم کرنے کے معنے یہ ہیں۔ کہ مسلمان اپنے آپ کو سچا مسلمان بنائیں۔ جب تک مسلمان سچے طور پر اسلام کے لئے قربانیاں نہیں کرتے۔ جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو دنیا میں قائم نہیں کرتے جب تک اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو نہیں ہو جاتے جب تک بنی نوع انسان کی خدمت میں لگ نہیں جاتے۔ جب تک غریبوں پر رحم نہیں کھاتے جب تک اپنی خوشی میں تمام بھائیوں کو شریک نہیں کرتے۔ اس وقت تک وہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عید

نہیں لا سکتے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اسی عید میں شامل ہونگے۔ جس میں سب لوگوں کے دکھ اور درد دور کئے جائیں اور دنیا امن اور چین کا سانس لے۔ آپؐ کے دل میں وہ درد تھا کہ آپؐ کسی کا درد نہ دیکھ سکتے تھے۔ ایک جنگ کے بعد مدینے کے کئی گھروں سے رونے کی آوازیں بلند ہوئیں لیکن ایک گھر سے جس کے رشتہ دار ملنے میں نہ تھے۔ رونے کی آواز بلند نہ ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا۔ فلاں شخص کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ یہ نہیں کہ آپؐ رونے کو پسند کرتے تھے۔ بلکہ یہ امتیاز آپؐ پر گراں گزرا کہ باقی شہیدوں کے رشتہ دار انہیں روئیں لیکن اس ایک شہید کو رونے والا کوئی نہ ہو۔ حالانکہ آپؐ رونے سے منع فرماتے تھے۔ رونے سے قوم کی بہادری کی روح ماری جاتی ہے۔ اور قوم بزدل ہو جاتی ہے۔ مگر اس فقرہ سے آپؐ کا یہ جذبہ نمایاں طور پر ظاہر ہو گیا۔ کہ آپؐ اس فرق کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ دنیا میں

صحابہؓ کے عشق کی مثال

بھی نہیں ملتی۔ صحابہؓ یہ فقرہ سنتے ہی اپنے گھروں کو دوڑے اور گھر جا کر اپنی بیویوں بہنوں اور رشتہ داروں سے کہا۔ کمبختو تم اپنے مردوں کو رو رہی ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ فلاں کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ ان

عورتوں کا اخلاص

بھی کس قدر بڑھا ہوا تھا۔ بہن نے بھائی کو رونا چھوڑ دیا۔ بیٹی نے باپ کو رونا چھوڑ دیا۔ ماں نے بیٹے کو رونا چھوڑ دیا۔ سب نے اپنی چادریں سنبھالیں اور اس گھر میں جمع ہو گئیں جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ اس کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ وہاں پہنچ کر سب عورتوں نے رونا شروع کر دیا۔ ان کے رونے سے

مدینے میں ایک کہرام مچ گیا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شور سنکر پوچھا یہ کیا ہو گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ فلاں گھر میں عورتیں رو رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کو منع کرو۔ میں نے تو افسوس کا اظہار کیا تھا۔ یہ سنتے ہی ایک صحابیؓ دوڑا دوڑا گیا۔ اور کہا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ چپ کرو۔ مگر ان کے دلوں کو ٹھیس لگ چکی تھی۔ اور وہ محسوس کر چکی تھیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل کو ٹھیس لگی ہے۔ اس لئے اب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر رو رہی تھیں۔ باوجود منع کرنے کے وہ باز نہ آئیں۔ وہ صحابیؓ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہؐ میں نے ان کو منع کیا ہے۔ لیکن وہ باز نہیں آتیں آپؐ نے فرمایا۔

احثوا التراب علےٰ وجوھھن

کہ ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔ جیسے ہم پنجابی میں کہتے ہیں۔ کھِنہ کھان۔ مطلب یہ تھا۔ ان کو چھوڑ دے۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ صحابیؓ اتنا سمجھدار نہ تھا۔ اس نے مٹی کی جھولی بھر لی۔ اور عورتوں کے منہ پر ڈالنے کے لئے چل پڑا۔ حضرت عائشہؓ نے اس کو ڈانٹا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مطلب نہیں تھا۔ کہ تم ان کے منہ پر مٹی ڈالو۔ بلکہ آپؐ کا مطلب یہ تھا۔ کہ تو اُن کو چھوڑ دے۔ وہ خود بخود خاموش ہو جائینگی۔ تو اس رنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

دوسروں کے جذبات میں شریک

ہوتے تھے۔ اگر ہم آپؐ کے جذبات میں شریک ہو جائیں۔ تو آپؐ ضرور ہماری عیدوں اور ہماری خوشیوں میں شریک ہونگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ

قیامت کے دن

بعض لوگوں سے پوچھے گا۔ کہ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ وہ کہیں گے۔ اے اللہ تو کس طرح بھوکا پیاسا ہو سکتا ہے بھوکا پیاسا ہونا۔ ننگا ہونا۔ یا بیمار ہونا یہ سب باتیں تو انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں میں سے ایک ادنیٰ بندہ بھوکا تھا۔ تم نے اسے کھانا نہ کھلایا۔ اسے بھوکا نہیں رکھا۔ بلکہ مجھے ہی بھوکا رکھا۔ میرے بندوں میں سے ایک ادنیٰ بندہ پیاسا تھا۔ تم نے اُسے پانی نہ پلایا۔ تم نے اسے پیاسا نہیں رکھا۔ بلکہ مجھے ہی پیاسا رکھا۔ میرے بندوں میں سے ایک ادنےٰ بندہ ننگا تھا تم نے اُسے کپڑا نہ پہنایا۔ تم نے اسے ننگا نہیں رکھا بلکہ مجھے ہی ننگا رکھا میرے بندوں میں سے ایک ادنےٰ بندہ بیمار تھا۔ تم نے اس کی عیادت نہ کی۔ وہ بیمار نہ تھا۔ بلکہ میں ہی بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ پھر کچھ بندے ہونگے اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا۔ اے میرے بندو جاؤ جنت میں کہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت کی۔ وہ استغفار کرینگے۔ اور کہیں گے کہ اے اللہ تیری ذات تو ان تمام باتوں سے پاک ہے۔ ہماری کیا ہستی ہے۔ کہ ہم تجھے کھلائیں پلائیں۔ تو ہم سب کا رزاق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا۔ جب میرا ایک غریب بندہ بھوکا تھا۔ تم نے اسے کھانا کھلایا۔ تم نے اسے نہیں کھلایا بلکہ مجھے ہی کھلایا۔ جب میرا ایک غریب بندہ پیاسا تھا تم نے اسے پانی پلایا تم نے اسے نہیں پلایا بلکہ مجھے ہی پلایا۔ جب میرا ایک غریب بندہ ننگا تھا۔ تم نے اسے کپڑا پہنایا۔ تم نے اسے نہیں پہنایا۔ بلکہ مجھے ہی پہنایا۔ جب ایک غریب بندہ بیمار تھا۔ تم نے اس کی عیادت کی۔ تم نے اسکی عیادت نہیں کی بلکہ میری عیادت کی۔ اسی طرح قیامت کے دن جب

امت کے لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس

جائینگے۔ تو وہ لوگ جنہوں نے اسلام کی خاطر قربانیاں کی ہونگی۔ اور مسلمانوں کو سچا مسلمان اور غیر مسلموں کو مسلمان بنایا ہوگا۔ آپؐ ان کو فرمائینگے۔ تمہاری عید مبارک کہ شکر یہ میں بھی تمہاری عیدوں میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ تمہاری عیدوں میں برکت دے۔ میں تم سے خوش ہوں مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنی خوشی کو مقدم رکھا۔ اپنے نفس کی اصلاح نہ کی۔ اور اسلام کے احکام کو جاری کرنیکی کوشش نہ کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ان سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمائینگے۔ تم نے بہت سی عیدیں کیں۔ لیکن تم نے اپنی عیدوں میں مجھے شامل نہ کیا۔ اور نہ تمہارے دل میں مجھے اپنی عیدوں میں شریک کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ تمہارے دل میں یہ خواہش تو پیدا ہوئی۔ کہ تمہاری عیدوں اور تمہاری خوشیوں میں تمہارے ماں باپ تمہارے بہن بھائی۔ تمہارے بچے شریک ہوں۔ لیکن میں جو تمہارے باپوں سے زیادہ شفیق اور تمہارے بہن بھائیوں اور بیٹوں سے زیادہ محبت کرنے والا تھا۔ تم نے

مجھے اپنی خوشیوں میں شریک نہ کیا

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عید چائے اور ٹوسٹ سے نہیں ہو سکتی۔ آپ کی عید تو تبھی ہو سکتی ہے۔ کہ اسلام کو دلوں میں قائم کیا جائے۔ اور آپ کے مشن کو دنیا کے کونے کونے تک پھیلایا جائے۔ اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کیا جائے۔ جب تک اس حقیقی عید کو قائم نہیں کیا جاتا۔ آپ کی روح خوش نہیں ہو سکتی۔ بدقسمت ہے وہ انسان جو ایسے محسن کے پاس جائے۔ اور بجائے خوشی اور بشاشت کے اس کے چہرہ پر رنج اور ناراضگی کے آثار پائے۔ اگر ہم نے مرنا ہے اور مرنے کے بعد ایک زندگی ہم کو ملنی ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے

ہماری ملاقات

ہونی ہے۔ تو اس ملاقات کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ملاقات کے وقت ناراضگی کا اظہار نہ کریں۔ بلکہ خوشی کا اظہار کریں۔ کتنے مسلمان ہیں جو معمولی معمولی باتوں پر لٹھ لے کر چل پڑتے ہیں۔ اور اسلام کے لئے بہت جوش دکھاتے ہیں۔ مگر کیا ان کی زندگیوں میں کوئی ایسی چیز ہے۔ جس سے پتہ لگے۔ کہ وہ اسلام کی حقیقت کو سمجھتے ہیں۔ کیا وہ باقاعدہ طور پر ہر روز پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ کیا صحیح طور پر روزے رکھتے ہیں۔ یا تیس دن کا فاقہ کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ کہ ہم نے روزے رکھ لئے جب تک روزے کے ساتھ اسکی شرائط کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ اس وقت تک روزہ روزہ نہیں بلکہ ایک فاقہ ہے۔ کیا آج مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

دین کی اشاعت کے لئے کوشش

کرتے ہیں۔ کیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے پیغام کو پڑھتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ عورتوں کے درس میں فرمایا کرتے تھے۔ اگر تم میں سے کسی کو کسی رشتہ دار کا خط آجائے۔ اور وہ خود پڑھ نہ سکتی ہو۔ تو جب تک اس خط کو سات جگہ پڑھا نہ لے۔ اس کی تسلی نہیں ہوتی۔ لیکن خدا کا خط مسلمانوں کے نام آیا ہے۔ کیا وہ اس کے ایک دفعہ پڑھنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ کیا آج مسلمان اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ آج جتنا روپیہ

مسلم لیگ پر خرچ

ہوتا ہے۔ کیا اس کا کروڑواں حصہ بھی اسلام کی اشاعت کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ مسلمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ملاقات کے لئے جائیں۔ اور آپ ان سے خوش ہوں۔ کیونکہ ہر عید اور ہر خوشی انہوں نے اپنے لئے پیدا کی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس میں شریک نہ کیا۔ تو پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشیوں میں کس طرح شریک ہو سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے ایک دوسرے سے کہا کرتے ہیں۔ تو میری مٹھائی کھائے بغیر تیری کھا لیتا ہوں۔ مگر تعجب ہے۔ جس نکتہ کو بچہ سمجھتا ہے بڑے نہیں سمجھتے۔ جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی خوشیوں میں شریک نہیں کرتے وہ کس طرح خیال کرتے ہیں۔ کہ آپ ان کو اپنی خوشیوں میں شریک کر لیں گے

پس ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی

کو اپنی خوشی پر مقدم رکھے۔ اور آپ کے مشن کو پورا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہے۔ دنیا میں توحید کو قائم کرنے اسلام کی ترقی کے لئے دن رات کوشش کرے۔ اگر ہم یہ کام کریں۔ تو یقیناً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہماری عیدوں میں شریک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ کہ ہم اسلام کے احکام پر پوری طرح عمل کر سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے نام کو دنیا میں بلند کرنا اپنا حقیقی مقصد قرار دے لیں۔ تاکہ ہماری زندگیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے عید پیدا کرنے میں لگ جائیں۔ اور ہم اس مقصد میں کامیاب ہوں۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں پیدا فرمایا ہے۔ آمین اللہم آمین۔

آخری زمانہ کی ایک واضح علامت

نصاریٰ کا غلبہ اور مزدوروں کی حکومت

آخری زمانہ کی علامات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اس وقت نصاریٰ کی کثرت ہوگی۔ اور وہ اکثر ممالک پر حکمران ہوں گے۔ نواب صدیق حسن خاں صاحب نے اشراط الساعۃ کے ذکر پر لکھا ہے:

"از انجملہ کثرت حکومت نصاریٰ است مسلم از مستورد روایت کردہ کہ فرمود رسول خدا صلعم برپا شود قیامت و باشند روم بیشتر از ہمہ کس۔ مراد بروم درینجا نصرانیاں اند کہ قرب زمانہ قیامت بسیار شوند و حاکم اکثر روئے زمین گردند و مصداق ایں خبر از مدت یکصد سال بلکہ زیادہ درعالم موجود و مشہود است۔ در رسالہ حشر یہ نوشتہ چوں جملہ علامات حاصل شود۔ قوم نصاریٰ غلبہ کنند و برملک ہائے بسیار متصرف شوند"

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ آخری زمانہ کی ایک بڑی علامت یہ ہے۔ کہ اس وقت نصاریٰ کو اکثر ممالک پر اقتدار حاصل ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ تصریح بھی احادیث میں موجود ہے۔ کہ آخری زمانہ میں عوام اور مزدور طبقہ کو ریاست و سرداری حاصل ہوگی۔ بخاری و مسلم کی حدیث واذا کانت الحفاۃ العراۃ رؤس الناس فذالک من اشراطھا (کتاب الایمان) میں بھی یہ علامت مذکور ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" کے صفحہ ۱۲ پر آخری زمانہ کی علامات مندرجہ احادیث کے ذیل میں تحریر فرمایا ہے:-

"اسی طرح لکھا تھا کہ اس وقت نصاریٰ کو دیگر اقوام پر غلبہ ہوگا...... مزدوروں کی حکومت ہوگی"

یہ علامت ان دنوں روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہے۔ دنیا کے بیشتر حصہ پر نصاریٰ کو غلبہ اور حکومت حاصل ہے۔ اور دنیا کی سب سے بڑی حکومت (برطانیہ) اس وقت مزدوروں کی حکومت ہے۔ اس صورت واقعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت بھی ثابت ہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی حقانیت بھی واضح ہے۔ ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

سکھوں کے گوردوارہ میں ایک احمدی مبلغ کی تقریر

شری گورو سنگھ سبھا صدر بازار ڈلہوزی نے امسال اپنا سالانہ جلسہ ۳۱ اگست یکم و ۲ ستمبر منعقد کیا۔ اس جلسہ میں منتظمین جلسہ نے گیانی عباد اللہ صاحب کی تقریر کو بھی اپنے مطبوعہ پروگرام میں شامل کیا۔ گیانی صاحب کی تقریر کا موضوع حضرت بابا نانک اور توحید باری تعالیٰ رکھا۔ گیانی صاحب نے نہایت احسن پیرایہ میں گورو گرنتھ صاحب کے شبدوں اور قرآن کریم کی آیات سے حضرت بابا نانک صاحب کی تعلیم پر روشنی ڈالی اور بہت وضاحت کے ساتھ اس بات کو پیش کیا۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے اپنی تعلیم میں اسلام کی پیش کردہ توحید کو پیش کیا ہے گویا گیانی صاحب کی تمام تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مقدس شعر ؎

تبایا گیا اس کو الہام میں
کہ پائیگا تو مجھ کو اسلام میں

کی تشریح تھی۔ سکھ صاحبان نے گیانی صاحب کی تقریر پوری دلچسپی سے سنی۔ یہاں تک کہ انکی تقریر جاری رکھنے کے لئے وقت زیادہ دے دیا۔ اس جلسہ میں کئی غیر احمدی اصحاب بھی تھے۔ انہوں نے بھی بہت اثر قبول کیا۔ گیانی صاحب کی تقریر کے بعد کچھ شرارت پسند لوگوں نے سکھ صاحبان کو بھڑکانے کی کوشش کی۔ یہاں تک کہ ہر تسر کے ایک صاحب نے کچھ وقت لیکر جماعت احمدیہ پر بعض اعتراضات کئے اور کوشش کی کہ گیانی صاحب کی تقریر کے اثر کو مٹائے۔ مثلاً اس نے کہا۔ کہ جماعت احمدیہ بابا نانک صاحب کو مسلمان کہتی ہے اور ایک احمدی کو اس جرم کی پاداش میں قید کی سزا بھی ہوئی تھی۔ گیانی صاحب نے دوبارہ وقت لیکر ان اعتراضات کا معقول جواب دیا۔ اور خدا کے فضل و کرم سے شرارت پسند طبقہ کی شرارت ختم ہو گئی۔ گیانی صاحب نے سکھ کتب سے حوالہ جات پیش کئے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے بابا نانک صاحب کے مسلمان ہونے کا اعلان سکھ گورو صاحبان کی زندگی میں کیا گیا تھا۔ نیز آپ نے گورو گوبند سنگھ صاحب کے بچوں کے قتل کے بارہ میں بھی ایسے رنگ میں جواب دیا۔ جس سے سکھ صاحبان کی تسلی ہو گئی۔ اس جلسہ کے بعد بعض معزز تعلیم یافتہ سکھ گیانی عباد اللہ صاحب کے ساتھ مختلف علمی مسائل پر گفتگو کرتے رہے۔ اور گیانی صاحب کے ٹھوس معلومات سے محظوظ ہوئے۔

خاکسار برکت اللہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ماہ ستمبر میں تبلیغ پر جانے والے انصار

جن احباب نے ماہ ستمبر میں تبلیغ پر جانے کا وعدہ فرمایا ہوا ہے - اور وہ رمضان کی وجہ سے اب تک نہیں جا سکے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اب رمضان گزر چکا ہے - حسب وعدہ پندرہ روزہ تبلیغ پر روانہ ہو جائیں - اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں جا کر محبت و پیار سے حسب ہدایت فریضہ تبلیغ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں -

جن احباب نے ماہ اگست میں تبلیغ پر جانے کا وعدہ کیا ہوا تھا - اور رمضان المبارک کے عذر کی بناء پر نہیں جا سکے - وہ بھی اب روانہ ہو جائیں - امید ہے پر اپنی اپنی کارگزاری کی رپورٹیں بذریعہ زعماء صاحبان انصار اللہ دفتر مرکزیہ انصار اللہ میں بھجوا دیں

ستمبر میں تبلیغ پر جانے والے احباب کے نام ذیل میں شائع کئے جاتے ہیں - زعماء صاحبان کے ذریعہ علیحدہ بھی اطلاعیں بھجوائی جا چکی ہیں

انصار جماعت قادیان

(۱) میاں محمد دین صاحب درزی محلہ دارالرحمت
(۲) مستری محمد یعقوب صاحب " "
(۳) میاں علی احمد صاحب ٹھیکیدار " "
(۴) ملک نور خان صاحب " "
(۵) عبدالرحمن صاحب پوسٹ مین " "
(۶) میاں دوست محمد صاحب محلہ دارالفضل
(۷) مرزا برکت علی صاحب " "
(۸) میاں محمد اسمٰعیل صاحب مسجد فضل
(۹) میاں جان محمد صاحب " "
(۱۰) چوہدری شفیق احمد صاحب دارالبرکات غربی
(۱۱) قریشی امیر احمد صاحب " "
(۱۲) میاں احمد الدین صاحب موذن " "
(۱۳) میاں عبد اللہ صاحب " "
(۱۴) میاں نبی بخش صاحب " "
(۱۵) ملک شیر بہادر صاحب " "
(۱۶) میاں دین محمد صاحب دارالبرکات شرقی
(۱۷) میاں منگتا صاحب " "
(۱۸) حکیم اللہ دتہ صاحب " "
(۱۹) میاں غلام حیدر صاحب محلہ ناصر آباد

انصار بیرونی

(۱) چوہدری غلام رسول صاحب عنیووالی ضلع سیالکوٹ
(۲) " محمد امین صاحب " " "
(۳) ماسٹر خدا بخش صاحب " " "
(۴) ماسٹر محمد شفیع صاحب عنیووالی ضلع سیالکوٹ
(۵) شیخ قاسم دادر صاحب ورنگوالہ
(۶) شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ
(۷) شیخ عبدالرحمن صاحب صدر قانون گوئی " "
(۸) حاجی فضل محمد صاحب ساکن بسوالہ ریاست کپورتھلہ
(۹) چوہدری عالم الدین صاحب چک ۶ ضلع منٹگمری
(۱۰) " نواب الدین صاحب " "
(۱۱) ماسٹر علی محمد صاحب " "
(۱۲) چوہدری رحمت خان صاحب " "
(۱۳) " سردار محمد صاحب " "
(۱۴) چوہدری نظام الدین صاحب پریذیڈنٹ لنگیری ضلع جالندھر
(۱۵) میاں رحمت اللہ صاحب سیال " "
(۱۶) میاں عبدالغنی صاحب " "
(۱۷) چوہدری محمد الدین صاحب سیکرٹری بن باجوہ
(۱۸) سید نواب شاہ صاحب " "
(۱۹) محمد رمضان صاحب " "
(۲۰) میاں شکر الدین صاحب " "
(۲۱) چوہدری فتح دین صاحب " "
(۲۲) میاں اللہ بخش صاحب " "
(۲۳) میاں کریم بخش صاحب " "
(۲۴) میاں گلاب الدین صاحب " "
(۲۵) میاں اللہ لوک صاحب " "
(۲۶) مستری حیات محمد صاحب " "
(۲۷) راجہ شاہ نواز صاحب - نونگ ضلع گجرات
(۲۸) میاں اللہ بخش صاحب سیرو غربی ضلع ڈیرہ غازیخان
(۲۹) مولوی گل محمد صاحب " "
(۳۰) ماسٹر گل محمد صاحب " "
(۳۱) مولوی امام بخش صاحب " "
(۳۲) چوہدری عبداللہ خان صاحب پٹواری قلعہ صوبا سنگھ
(۳۳) ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب " "
(۳۴) میر عطاء اللہ صاحب " "
(۳۵) میر مطیع اللہ صاحب " "
(۳۶) میاں دوست محمد صاحب تاجر پرم " "
(۳۷) حکیم اللہ دتہ صاحب درگانوالی
(۳۸) منشی محمد عبداللہ صاحب " "
(۳۹) چوہدری نبی بخش صاحب " "
(۴۰) شیخ فضل کریم صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس منٹگمری
(۴۱) میاں محمد یوسف صاحب مدرس " "
(۴۲) مولوی محمد ابراہیم صاحب " "
(۴۳) سید محمد شاہ صاحب نمبردار چک ۵ ضلع منٹگمری

(دفاتر تنظیم مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

چندہ منارۃ المسیح ہال کا وعدہ کرنے والوں کے مکمل پتے

چندہ منارۃ المسیح ہال (بر موقع مجلس مشاورت) کی مکمل فہرست بطور ضمیمہ اخبار الفضل ۱۶ ارفع ۱۳۲۵ہش میں شائع کرتے وقت اس امر کی طرف احباب کو توجہ دلائی گئی تھی کہ اس فہرست میں جن دوستوں کے نام اور پتہ وغیرہ مکمل اور درست درج نہ ہوں - وہ اطلاع دے کر صحت کرا لیں - لیکن بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ کی ہے - اس لئے پھر درخواست ہے کہ احباب فہرست مذکورہ بغور دیکھ کر اپنے اندراجات کی صحت کرا لیں - اگر کسی وجہ سے ان کا سابقہ پتہ تبدیل ہو چکا ہے - تو اس سے بھی دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں - خاص کر مندرجہ ذیل احباب اپنے مکمل پتہ وغیرہ سے اطلاع دیں - کیونکہ دفتر میں سوائے ان کے نام اور رقم موعودہ کے اور کوئی اندراج نہیں ہے - ناظر بیت المال

گے احمد حسین صاحب	۱۰۰/-	ڈاکٹر محمد انور صاحب	۱۰۰/-	ملک احمد الدین صاحب پوسٹمین	۵۰/-
اللہ داد خاں صاحب و اہلیہ	۴۰/-	محمد تقی صاحب	۱۰۰/-	محمد سعید صاحب	۲۰/-
اہلیہ صاحبہ الہ دین صاحب	۵۰/-	محمد شریف صاحب حوالدار کلرک	۵/-	ملک منصور احمد صاحب	۵۰/-
قریشی بشیر احمد صاحب میرٹھ	۵۰/-	محمد شفیع محمد احمد صاحب	۲۰/-	محمد نواز صاحب	۵۰/-
شمس الدین صاحب	۵/-	ملک محمد طفیل صاحب	۲۰/-	کیپٹن عبدالحمید صاحب	۱۰۰/-
عبدالرزاق صاحب	۱۰۰/-	محمد عمر صاحب	۶۰۰/-	نصیر احمد صاحب	۱۰۰۰/-
ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب	۱۰۰/-	ناصر الدین صاحب	۱۰/-	محمد ابراہیم صاحب	۱۱/-/-
ڈاکٹر عبدالواحد صاحب	۱۰۰/-	ولی اللہ شاہ صاحب	۱۰۰/-	عطاء محمد صاحب	۱۰۰/-/-
فتح محمد صاحب	۴۰۰/-	عطاء محمد صاحب	۱۰۰/-	گل محمد صاحب	۱۰۰/-/-
فیض احمد صاحب	۱۰۰/-	گل محمد صاحب	۱۰۰/-	قدرت اللہ صاحب	۱۰/-/-
سی - دی - کیپٹن اور نیگاڈی	۱۰۰/-	مبارک احمد صاحب	۵/-	نصیر صاحب	۱۰۰/-/-
کمال الدین احمد صاحب	۵۰/-	چوہدری مشتاق احمد صاحب	۱۰۰/-	مرزا عاشق بیگ صاحب	۱۰۰/-
				سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	×

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات قلمبند کرنے کے لئے ایک زود نویس کی فوری ضرورت

"الفضل" میں پہلے بھی کئی بار اعلان کیا جا چکا ہے - اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات اور حضور کی تقاریر وغیرہ قلمبند کرنے کے لئے ایک ایسے مخلص - محنتی اور مستعد نوجوان کی ضرورت ہے - جو اردو زود نویسی کا کام جانتا ہو - مولوی فاضل تک علمی استعداد رکھتا ہو - اعلیٰ درجہ کا مضمون نویس ہو - اور سلسلہ کے لٹریچر سے بھی پوری واقفیت رکھتا ہو - چونکہ جنگ ختم ہو جانے کی وجہ سے اب بہت سے احمدی نوجوان فارغ ہو رہے ہوں گے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو نوجوان اس سعادت سے بہرہ اندوز ہونا چاہتے ہیں - اور ان کے دلوں میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات و ملفوظات وغیرہ قلمبند کر کے اپنے لئے سرمایہ آخرت جمع کریں - اور دنیا و عقبیٰ میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں - انہیں چاہیئے کہ وہ فوری طور پر اپنی درخواستیں ضروری کوائف کے ساتھ پتہ ذیل پر بھجوا دیں - بعد میں ان کے انٹرویو کے لئے جو تاریخ مقرر کی جائیگی - اس پر ان کا حاضر ہونا ضروری ہوگا ،

محمد یعقوب مولوی فاضل - انچارج شعبہ زود نویسی - قادیان دارالامان

میرا طریق عمل

فرمایا - "میرا طریق عمل تحریک جدید سے ظاہر ہے - میں جماعت کو اس طرف لا رہا ہوں کہ وہ اس مقام پر پہنچ جائے - جو دین کے لئے قربانی کرنا چاہیے - وہ آگے آجائے (گیارھویں سال یا نئی پانچ ہزاری فوج میں ایک ماہ کی آمد کا وعدہ کرنے والو! یا ترجمۃ القرآن میں حصہ لینے والو! وعدوں کے پورا کرنے کا آخری وقت آگیا آگے بڑھو - آخری میعاد آنے سے قبل اپنا وعدہ پورا کرو - تا ادا کرنے والوں میں آخری آدمی نہ ہو - فنانشل سیکرٹری) اور جو نہ کرنا چاہے - وہ پیچھے رہ جائے - اس وجہ سے بعض لوگوں کی طرف سے تحریک جدید کی مخالفت کی جاتی ہے

[illegible]

67

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج کے طلبا کو اطلاع

جملہ طلبار تعلیم الاسلام کالج کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ کالج ہذا ۲۹ ستمبر ۴۵ء کو بعد تعطیلات باقاعدہ کھل جائے گا۔ لہٰذا تمام طلبہ اس تاریخ کو حاضر ہو جائیں۔ غیر حاضر ہونے والوں سے سخت باز پرس کی جائے گی۔

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے کہ جملہ طلبار کو کالج کی یونیفارم (uniform) یعنی اچکن پہن کر کالج میں آنا ضروری ہے۔ اس بارے میں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

کیشیئر (خزانچی) کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان نے نقدی کے لین دین کے لئے ایک آسامی ۸۰-۵-۱۰۰ کے گریڈ کی منظور فرمائی ہے۔ خاص طور پر قابل۔ چست دیانتدار اور اچھی صحت والے احمدی نوجوان امیدوار کی ضرورت ہے جو (۱) کم از کم انٹرنس پاس ہو (۲) عمر ۲۵ سے کم اور ۳۵ سے زائد نہ ہو (۳) صحیح تاریخ بیعت درج کی جائے (۴) مقامی پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق درخواست کے ساتھ ہو کہ وہ امیدوار کو ذاتی طور پر جانتے ہیں اور یہ کہ فلاں سنہ سے بیعت کی ہوئی ہے (۵) پنشنر اصحاب درخواست نہ کریں (۶) درخواستیں ۳۰ ستمبر ۴۵ء تک بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان پہنچ جانی چاہئیں (۷) اس کے بعد پہنچنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا (۸) معائنہ کی صورت میں اخراجات سفر بذمہ خریدار ہوں گے (۹) منتخب شدہ امیدوار کے لئے ضروری ہوگا کہ پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت حسب منشاء ہدایات صدر انجمن ...

(... صدر انجمن احمدیہ قادیان)

لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج قادیان کے شعبہ سائنس کی کیمسٹری برانچ کے لئے ایک لیبارٹری اسسٹنٹ کی فوری ضرورت ہے جس کی تنخواہ ۵۰-۲-۳۰ روپے ہوگی۔ علاوہ اس کے مہنگائی الاؤنس -/۸/۹ روپے ہوگا۔ درخواست کنندگان کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ ایسے احباب کو ترجیح دیجائے گی جنہوں نے میٹرک کا امتحان سائنس کے ساتھ پاس کیا ہوگا۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش سے بنام پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج قادیان جلد آنی چاہئیں۔

عبدالاحد افسر اعلیٰ شعبہ سائنس تعلیم الاسلام کالج قادیان

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی

۸۸۰۵ منکہ عبدالرحیم ولد قاضی فتح دین صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن قصبہ تخت پورہ۔ حال مغلپورہ گنج۔ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۵-۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی دس کنال واقع تخت پورہ لاہور میں جو میرے حصے ہوئی ہے۔ لیکن میرے بھائیوں نے ابھی تک میرے حوالے نہیں کی۔ میرے بھائی غیر احمدی ہیں۔ مسمیان معراج دین و تاج دین پسران قاضی فتح دین صاحب۔ انشاء اللہ بہت جلد مجھے حصہ مل جائے گا۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ میری ماہوار ملازمت پر ہے۔ جو -/۵۰ روپے ماہوار ہے جو غیر معین ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے بعد جو جائیداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد:۔ قاضی عبدالرحیم موصی۔ گواہ شد احمد دین مغلپورہ۔ گواہ شد۔ چودھری

ٹیلر ماسٹر

ٹیلر ماسٹر دکان داروں کے لئے فینسی بٹن دیکھنے میں خوبصورت چلنے میں مضبوط۔ جو کہ ہر قسم کے کپڑے پر استعمال ہو سکتے ہیں۔ بائسکوٹ۔ جاکٹ پتلون وغیرہ۔ قیمت درجہ اول تین روپے آٹھ آنہ درجہ دوم دو روپے چار آنہ فی گروس جن میں چار درجن بڑے اور آٹھ درجن چھوٹے ہوں گے۔ اس شرط پر ہر شخص منگا سکتا ہے۔ کہ مال کو دیکھ کر کم از کم اپنے شہر کے پانچ دوکانداروں کو دکھلا دیں تاکہ ہمارے کارخانہ کی مشہوری ہو جائے ایک گروس سے تین گروس تک محصول ڈاک دس آنہ۔ تین گروس سے زیادہ آرڈر نہ دیں مال بہت کم تیار ہوتا ہے

منیجر فینسی بٹن ہوم پٹیالہ سٹیٹ PATIALA

اعلان عام

- قادیان دارالامان میں تعمیر مکانات کا کام بہت جلد شروع ہونے والا ہے آپ فوراً تیاری کر لیں۔
- اپنی حسب پسند نقشہ اور لاگت کا تخمینہ تیار کرالیں تا تعمیر کے پروگرام میں آپکو سہولت رہے
- نئے اور سستے ماڈرن ہوسٹر کے اعلیٰ ڈیزائن۔ نقشے اور اسٹیمیٹ آرڈر پر تیار کر کے دیئے جاتے ہیں۔
- ٹاؤن کمیٹی قادیان کے قوانین کے مطابق پانچ مرلہ اور دس مرلہ کے رہائشی سستے مکانات اور نقشے بھی بنوائے جاتے ہیں

تمام کام فن تعمیر کے ماہرین کے سپرد ہے جو اپنی نگرانی میں کراتے ہیں

پس اگر آپ اپنے روپیہ کو سو فی صدی محفوظ کر کے تسلی بخش اور پائیدار کام چاہتے ہیں تو

جنرل سروس کمپنی قادیان

کی خدمات حاصل فرمائیں ——— معاوضہ معمولی

(منیجر)

اعلان نکاح

میرے لڑکے ملک مظفر الدین احمد صاحب کا نکاح قمر النساء صاحبہ بنت لفٹیننٹ ملک مظفر احمد صاحب کے ساتھ مبلغ -/۵۰۰ روپیہ مہر پر ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء کو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار ملک معراج دین کوٹ گگے زئیاں امرت سر

باجازت امور عامہ

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور خاص کمزوریوں کے دور کرنے میں ایک اعلیٰ تجربہ نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے علاوہ محصولڈاک ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

جنگ کی ضروریات کا زور گھٹ رہا ہے

اسلئے احباب خرید فروخت سے جلد جلد فائدہ اٹھائیں
عا۔ شاہ موزی کے حصہ جات خرید رہا ہوں تفصیل کے لئے دیکھیں الفضل ۲
عا۔ میرے پاس ایک قسم کا چاول جس پر قل ھو اللہ احد پوری سورۃ درج ہے صاف پڑھا جاتا ہے۔ ہدیہ دو روپے فی عدد
عا۔ قادیان کے جملہ قسم کے قرآن مجید و کتب میں موجودہ ریٹ پر بھیجتا ہوں۔
نوٹ:۔ میرے علم میں بہت سی قادیان کے ہر محلہ میں با موقعہ زمین۔ مکانات۔ کوٹھیاں قابل فروخت ہیں احباب میری معلومات سے فائدہ اٹھا کر خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔

طالب دعا:۔ ابوالفضل محمود قادیان پنجاب

معجون عنبری

دماغی کمزوری کیلئے اکسیر ہے اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات ادر کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیروں خون آپکے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور رنگین بنا دے گی۔ نہایت عمدہ مقوی ہے۔

فی شیشی چار روپے للعمر — پتہ

مولوی حکیم ثابت علی پنجزبان محمود نگر ریلوے لکھنو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر سال دسمبر کے پہلے ہفتہ کے دن تمام ہندوستان کے بحری بیڑے کا دن منایا جائیگا۔ ستمبر ۱۹۱۶ء میں ہندوستان میں پہلا بیڑا بنا۔ اور ستمبر ۱۹۳۴ء میں اس کا یہ نام رکھا گیا۔ اس لحاظ سے ستمبر کے مہینہ سے اسے مناسبت ہے۔ مگر موسم کا خیال رکھتے ہوئے دسمبر کی تاریخ رکھی گئی ہے۔ پچھلے سال اس تقریب کے موقع پر پریڈ کی گئی تھی۔ اور توپیں چلائی گئی تھیں۔ امسال یہ دن نہایت شان و شوکت سے منایا جائیگا۔ جس کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ جنرل ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جو لوگ بری بحری یا ہوائی لڑائیوں میں گھائل ہوئے۔ ان کے لئے سنہری رنگ کا ایک فیتہ تیار کیا گیا ہے۔ جو وہ لگا سکتے ہیں۔

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ کل ایک لنچ کے موقعہ پر سر ہومی مہتہ ممبر وار کونسل نے ایک لیکچر میں بتایا۔ کہ ہندوستانی سپاہیوں کو غیر ممالک میں زبان نہ جاننے کی وجہ سے بہت سی دقتیں اور مشکلیں پیش آئیں۔ مگر مجھے خوشی ہے۔ کہ اس دوران میں ان میں بہت سی قابلیت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ان کا ذہنی ارتقاء بلند تر ہو گیا ہے۔ سر ہومی جب انگلینڈ میں تھے۔ تو آپ نے بہت سے ہسپتالوں کا معائنہ کیا۔ جن کا انتظام نہایت تسلی بخش تھا۔ آپ نے ہندوستانی کارخانہ داروں سے اپیل کی۔ کہ لڑائی سے واپس آنے والے سپاہیوں کو خاص کر ٹیکنیکل کام جاننے والوں کو ضرور اپنے کارخانوں میں جگہ دیں۔

بمبئی ۱۹ ستمبر۔ ایک خبر میں بتایا گیا ہے۔ کہ نیشنلسٹ مسلمانوں اور کانگرس میں الیکشن لڑنے کے بارے میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

سنگاپور ۱۹ ستمبر۔ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کمانڈ سے اتحادی جنگی قیدیوں کو برابر گھروں کو پہنچایا جا رہا ہے۔ ایسٹ انڈیز کے اتحادی قیدیوں کا پہلا قافلہ جاوا پہنچ گیا ہے۔ کل تین اور جہاز سنگاپور سے مدراس پہنچے۔ ان جہازوں میں جو قیدی ہیں۔ ان میں سے اکثر پیچش اور بیری بیری کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور بعض سوکھ کر کانٹا ہو گئے ہیں۔ ایک اور جہاز رنگون سے ۱½ ہزار قیدیوں کو لے کر کولمبو پہنچ گیا ہے۔

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ کل جاپان کے وزیر اعظم ہیگاشی کونی سے اخباری نمائندوں نے ملاقات کی۔ متعدد استفسارات پر اس نے کسی امر کا صحیح جواب نہ دیا۔ جب جنگی مجرموں کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو اس نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ اور جب پوچھا گیا۔ کہ شہنشاہ جاپان کا جنگ شروع کرنے میں کس قدر حصہ ہے۔ تو اس نے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔

واشنگٹن ۱۹ ستمبر۔ کل صدر ٹرومین نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ امریکہ۔ روس۔ چین اور برطانیہ کے درمیان کوریا کی آزادی کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے۔

بیت المقدس ۱۹ ستمبر۔ سلطان عبدالحمید کی بہت سی جائیداد تھی۔ جس کا انتظام آجکل حکومت فلسطین کر رہی ہے۔ سلطان کے وارثوں نے اس جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں فلسطین کے اٹارنی جنرل اور اسسٹنٹ سکرٹری عازم استنبول ہو گئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سلطان کے وارثوں نے فلسطین کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ کہ ہماری جائیداد ہمیں واپس دی جائے۔

ڈھاکہ ۱۹ ستمبر۔ گذشتہ چند دنوں میں ہندوؤں نے جو جلوس نکالے تھے۔ ان میں فساد ہوئے۔ اور درجن سے زیادہ اشخاص مجروح ہوئے ایک جھگڑا عوام اور سوک گارد میں اور دوسرا جھگڑا دو مخالف پارٹیوں میں ہوا۔ چند گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں۔

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ بعض اشخاص نے جنرل میکارتھر پر الزام لگایا تھا۔ کہ وہ جاپانیوں سے نرم سلوک کر رہے ہیں۔ جنرل موصوف نے اس الزام کی تردید میں کہا۔ کہ جاپان پر ہتھیار ڈالنے کی جو شرائط عائد کی گئی ہیں۔ وہ ہرگز نرم نہیں۔ اور نہ ہی ان کے پورا کرانے میں کسی نرمی کا اظہار کیا جائیگا۔ آپ نے کہا۔ کہ جاپان اب سیاسی اور اقتصادی لحاظ سے کالعدم ہو چکا ہے۔ اور اس میں کچھ نہیں رہا۔

لاہور ۱۹ ستمبر۔ مجلس احرار کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مسٹر مظہر علی اظہر نے احرار کی انتخابی مہم کا آغاز کرتے ہوئے مسلم لیگ کی پالیسی پر نکتہ چینی کی۔ اور مسٹر جناح کے خلاف نہایت درشت کلامی کی۔

دہلی ۱۹ ستمبر۔ دہلی کے مشہور ادیب و شاعر سائل دہلوی ۸۸ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ کل ساری رات فارن منسٹروں کی کونسل کا اجلاس ہوتا رہا۔ جس میں نمائندگان نے ٹریسٹ اور یوگوسلاویہ کے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ جاپانی وزارت کے وزیر خارجہ شیگامتسو کے مستعفی ہو جانے سے بہت جلد ساری وزارت میں ادل بدل شروع ہو جائے گا۔

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ جنگی مجرموں کی لسٹ کے صرف سات مجرم ابھی تک ہاتھ نہیں لگے۔

ٹوکیو ۱۹ ستمبر۔ جاپان کی سیاست میں ایک نئی بات یہ پیدا ہوئی ہے۔ کہ شہنشاہ کے چھوٹے بھائی چیچیبو کو قید سے رہا کر دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اتحادیوں کے طریق حکومت کا حامی ہے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ سبھاش بوس کی آزاد ہند فوج کے ممبروں کے پہلے دستے کے خلاف کورٹ مارشل میں مقدمہ ۸ اکتوبر کو پیش ہو گا۔

نیویارک ۱۹ ستمبر۔ امریکہ کی صنعت میں نازک صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سرمایہ داروں اور مزدوروں میں سخت تصادم ہو گا جس سے تمام صنعتوں پر اثر پڑے گا۔ صدر ٹرومین کانگرس کے چار سرکردہ ممبروں سے اس تصادم کو روکنے کے سلسلہ میں مشورہ کرتے رہے۔

لنڈن ۱۹ ستمبر۔ یہ خبر پہلے شائع ہو چکی ہے۔ کہ اس موقع پر جبکہ ساری دنیا میں فوجیں توڑی جا رہی ہیں۔ ترکی میں لام بندی کے احکام جاری ہو رہے ہیں۔ ۱۰ لاکھ ترک فوجیں جنگی ہتھیاروں سے لیس کھڑی ہیں۔ لیکن فوجی سرگرمیاں صرف ترکی تک محدود نہیں۔ عراقی فوج کردوں کی سرکوبی میں مصروف ہے۔ برطانوی فوجیں وسط مشرق میں فوجی پوزیشنوں پر جمع کی جا رہی ہیں۔ برطانوی فوجوں کی نقل و حرکت کو بڑی اہمیت دی جا رہی ہے۔

کینبرا ۱۹ ستمبر۔ آسٹریلیا کے وزیر بجٹ نے ایوان نمائندگان میں اعلان کیا کہ آسٹریلیا میں جو زائد خوراک ہو گی۔ وہ سب سے پہلے برطانیہ کو دی جائیگی۔

جبلپور ۱۹ ستمبر۔ تین سال کے بعد مہاکوشل پراونشل کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ مہاکوشل کے عوام کی اگست ۱۹۴۲ء میں حکام کے مظالم کو بہادری سے برداشت کرنے پر تعریف کی گئی۔ کانگرس کمیٹی نے ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو اگست ۱۹۴۲ء کے واقعات کی تحقیقات کرے گی۔ اور حکام کے مظالم کی رپورٹ کریگی۔

یروشلم ۱۹ ستمبر۔ فلسطین کے سابق مفتی اعظم کا ۱۸ سالہ لڑکا صلاح الدین الحسینی اس وقت پیرس میں نظر بند ہے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ فوجیں توڑنے کی عارضی سکیم کے ماتحت ساڑھے تین لاکھ کے قریب مردوں اور عورتوں کو بے کاری کا شکار ہونا پڑے گا۔ جس پر آئندہ آٹھ ماہ میں عمل ہو گا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بعض خاص خاص محکموں کے لئے بھرتی جاری رہے گی۔

قاہرہ ۱۹ ستمبر۔ مصر کے سابق وزیر اعظم احمد ماہر پاشاہ کے قاتل محمود عیسوی کو آج پھانسی کے تختہ پر لٹکا دیا گیا۔ قاہرہ کے اس بیس سالہ نوجوان وکیل نے گذشتہ ۲۶ فروری کو مرحوم پاشا پر اس وقت قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ جبکہ آپ ایوان نمائندگان میں محوری طاقتوں کے خلاف اعلان جنگ کرنے کے بعد باہر نکل رہے تھے۔

نئی دہلی ۱۹ ستمبر۔ حکومت ہند اور صوبجاتی حکومتوں نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں۔ جن سے جنگی کارخانوں کے مزدوروں اور فوج سے واپس آنے والے فوجیوں کو کام پر لگایا جا سکیگا۔ اور کارخانوں کو جنگی سامان کی تیاری کی بجائے زمانہ امن کی ضروریات تیار کرنے میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ صوبائی حکومتوں اور مرکزی حکومت کے مختلف*

* محکموں سے درخواست کی گئی تھی۔ کہ وہ ایسی تجاویز پیش کریں۔ جن سے فوجی